تنظیمی طریقوں، خفیہ سازشوں، بارودی لٹریچر کے ذریعے وہی پارٹ ادا کر رہے ہیں کہ ؎

انہی کی محفل سنوارتا ہوں، چراغ میرا ہے رات اُن کی
انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں، دماغ میرا ہے بات اُن کی

مُلک کے بھائیوں سے انتقام لینے کے لیے اپنے آپ کو بھی دوسروں کے سپرد کر دینا اور مُلک پر بھی اُن کا سایہ مسلط کر دینا۔ افسوس ہے کہ ایسے اہل بصیرت کی پیداوار ہمارے ہاں بہت ہے۔ ہمیں کسی دشمن کی ضرورت ہی نہیں، ہم بھائی اور دوست ہی ایک دوسرے کے لیے کافی ہیں۔

سلیم الطبع اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کو پڑھیں اور پھر حکام اور بیوروکریسی اور سندھی اربابِ قیادت کو بھی اس کا مطالعہ کرائیں۔ شاید کسی اچھے دل میں بات اُتر جائے۔

انسانیت کی تعمیر نو اور اسلام از پروفیسر عبدالحمید صدیقی مرحوم۔ ناشر: اسلامک پبلشنگ ہاؤس شیش محل روڈ۔ لاہور۔ قیمت: ۲۵/- روپے

یہ کوئی نئی کتاب نہیں، مگر یہ ہمیشہ نئی ہے۔ پہلے ایک نسل کے لوگوں نے اسے پڑھا۔ اب اگلی نسل کے افراد اسے پڑھیں، ہر نوجوان اسے دیکھے۔

مختصراً اس میں علمی انداز سے بتایا گیا ہے کہ جو ملحدانہ مادی تہذیب ہمارے دینی اور تمدنی تشخص کو تباہ کرنے کے درپے ہے، اس کا فکری وزن کیا ہے؟ خود اس تہذیب کے اندر رہنے والے فلسفی، سائنس دان اور مفکرین کیا محسوس کرتے ہیں۔ انتہائی اہم حوالوں سے کتاب مزین ہے۔ یہ مختصر کتاب ایک ایسا شعوری تعویذ ہے جو دورِ حاضر کے نظامِ ابلیسی کا قلع قمع کر کے ہمارے ذہنوں میں ایمان و خودی کی تجدید کر دیتا ہے۔ کم سے کم اس کا یہ فائدہ ضرور ہو گا کہ اقوامِ غالب کی جن علمی یا سیاسی چیزوں کو ہم آنکھیں بند کر کے اور آمنا و صدقنا کہہ کر سینے سے لگا لیتے ہیں اس غلامانہ روش کے بجائے ملحدانہ نظریات کو تنقیدی نظر سے دیکھنے کا حوصلہ پیدا ہو جائے گا۔ اغیار کی تقلید و تائید کا علاج تنقید ہی سے ہو سکتا ہے۔

کتاب کے آخری حصے میں مثبت طور پر مگر مختصراً اسلام کے متعلق واضح کیا گیا ہے کہ وہ ہماری فکری، سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی ضروریات کو بہ احسن وجوہ پورا کر سکتا ہے۔